

غمزدہ محبوب
نمبر 3485
ایک خطبہ
شائع شدہ: جمعرات، 11 نومبر 1915
واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن
جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

رات کو میں نے اپنے بستر پر اُسے ڈھونڈا جس سے میری جان محبت رکھتی ہے؛ میں نے اُسے ڈھونڈا پر نہ پایا۔
اب میں اُٹھوں گی، اور شہر میں گلی گلی، کوچہ کوچہ گھوموں گی
اور اُسے ڈھونڈوں گی جس سے میری جان محبت رکھتی ہے؛
میں نے اُسے ڈھونڈا پر نہ پایا۔
شہر میں گشت کرنے والے پہرہ دار مجھے ملے
میں نے اُن سے کہا، کیا تم نے اُسے دیکھا جس سے میری جان محبت رکھتی ہے؟
میں اُن سے کچھ ہی آگے بڑھی تھی
کہ میں نے اُسے پا لیا جس سے میری جان محبت رکھتی ہے؛
میں نے اُسے تھام لیا اور جانے نہ دیا
"جب تک اُسے اپنی ماں کے گھر نہ لے آئی، اور اُس کے اُس حجرہ میں نہ لے آئی جہاں وہ مجھے جنی تھی۔
غزل الغزلات 3:1-4 —

!کس قدر لطیف اور دلنواز ہے ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ساتھ شراکت
!اور کتنے بابرکت ہیں وہ جنہیں یہ قرب حاصل ہے
مقدس نوشتہ ہر زمینی تشبیہ کو بروئے کار لاتا ہے تاکہ اس پاکیزہ رفاقت کے حسن اور اس کی ناقابل بیان لذت کو بیان کرے۔
ہاں، الہام بھی اپنی تمام مثالیں استعمال کر کے بھی اس راز کو مکمل نہ کر سکا
کیونکہ انسانی زبان اس کے فضل کی مٹھاس یا اُس کے ساتھ تعلق کی تسلی کو مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتی۔
جتنا یہ شراکت شیریں ہے، اتنا ہی اس کی غیر موجودگی رنجناک ہے۔
!افسوس! یہ شراکت کتنی بار محسوس نہیں ہوتی اور تجربہ میں نہیں آتی

!

دُلہا غائب تھا۔ :
جب میں اس بڑی جماعت سے مخاطب ہوں،
تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ خُداوند کے بہت سے لوگ اُس بیوی کی مانند ہیں۔
اس وقت تم یسوع مسیح تک رسائی یا اُس کے ساتھ شراکت سے لطف اندوز نہیں ہو رہے۔
،اگرچہ یہ رفاقت موقوف ہے

،تو بھی وہ برکات یاد کرو جو تمہیں اب بھی میسر ہیں
کیونکہ یاد رکھو کہ ہماری زندگی کا انحصار مسیح کے ساتھ شراکت پر نہیں۔
ہماری نجات اُس کی پہچان میں ہے، نہ کہ اُس سے شراکت میں۔
ہم اُس کے کام سے محفوظ کیے گئے، نہ کہ اپنے احساسات سے۔
ہمارا اعتماد ہماری لذتوں پر نہیں بلکہ اُس کے دکھوں پر ہے۔

،میرے پیارو (کیونکہ میں خود بھی کبھی کبھار ایسی ہی حالت میں ہوتا ہوں)
،اگرچہ ہم پر اُس محبت کا کوئی مخصوص نشان ظاہر نہیں
،اور نہ ہی ہم اُس کی محبت کا کوئی جیتا جاگتا تجربہ رکھتے ہیں
—تو بھی ایک بات یقینی ہے
یہ کہ ہم اُسے محبت رکھتے ہیں۔
:میرا گمان ہے کہ یہ اندھیری رات کی دُلہن چار مرتبہ پکارتی ہے
"جس سے میری جان محبت رکھتی ہے۔"
،وہ اُسے دیکھ نہیں سکتی

مگر اُس کے دل میں اُس کے لیے محبت موجود ہے۔
اگرچہ اُس کی حضوری اب محسوس نہیں ہوتی
تو بھی اُس کا دل اُسی سے وابستہ ہے اور اُس کی خوبیوں کو پہچانتا ہے۔

اگرچہ وہ سُست رہی ہو
یا اُس کی روح بوجھل اور غبار آلود ہو
—ایک بات اُس پر روشن ہے
وہ اپنے خُداوند سے محبت کرتی ہے۔
اس میں کوئی خطا یا شک نہیں۔

وہ علانیہ، راستوں میں
پہرہ داروں کے سامنے
انجیل کے خادموں اور پیغامبروں کے حضور شرماتی نہیں
بلکہ پکار کر کہتی ہے
"جس سے میری جان محبت رکھتی ہے۔"
یہی حال پطرس کا بھی تھا۔
جب اُس کے پاس پشیمانی کی بہت سی باتیں تھیں
تو بھی اُس نے کہا
"اے خُداوند! تُو سب کچھ جانتا ہے، تُو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔"

اسی طرح، کیا تُو اپنی اخلاص کی گواہی نہیں دے سکتا
اگرچہ تیری حالت سوالات کی مستحق ہو؟
تُو اپنے شکرگزاری میں کوتاہی اور بزدلی کا اعتراف کرتا ہے
مگر تُو اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ تیرا دل اُس سے محبت رکھتا ہے۔
اے میرے بے وفا دل
تُو اُسے یہ کہنا چاہتا ہے کہ
"میں تیری ملامت کے لائق ہوں"
مگر تُو، جو دلوں کے رازوں کو جانتا ہے
میرے اندر اُمنگوں کی چنگاریوں کو دیکھ سکتا ہے۔
میرے اعمال پر نہ جا، بلکہ میرے دل کی گہرائیوں کو دیکھ
"میری لغزش بھری زبان کی باتوں سے میرا انصاف نہ کر
بلکہ میرے نادم دل کی دھڑکنوں کو دیکھ
اے یسوع مسیح
تُو ہی ہے جس سے میری جان محبت رکھتی ہے

اگرچہ دُلہن کو اس وقت مسیح کے ساتھ شراکت کی لذت حاصل نہیں
تو بھی وہ اُس کی شیرینی کو جانتی ہے
اور جب تک پھر سے اُس میں حصہ نہ پائے، اُس کا دل بے قرار رہتا ہے۔
جس طرح سوئی شمال کی طرف رجوع کیے بغیر ٹھہر نہیں سکتی
اسی طرح وہ کانپتی رہتی ہے جب تک اُس کی جان یسوع کے ساتھ رفاقت میں آرام نہ پائے۔
موجودہ شراکت کے بعد سب سے بہتر حالت یہ ہے کہ انسان اُس کے لیے بھوکا اور پیاسا ہو۔

اور دیکھ، اس صورت میں اور ہر اُس مومن کی حالت میں جو یسوع پر ایمان رکھتا ہے
نہ فقط محبت قائم ہے اور مسیح کی طلب سچی ہے
بلکہ اتنی قوت بھی باقی ہے کہ دل سے اُسے ڈھونڈنے کا قصد کرے۔

شاید اب تک تیری طلب پوری نہ ہوئی ہو
تو بھی تیرا دل امید سے لبریز ہے اور تُو کہہ رہا ہے
"مجھے اُسے ڈھونڈنا ہے"
تُو اُس مسافر کی مانند نہیں

جو بیابان میں دل بار بیٹھے، کوشش ترک کرے
اور پانی کی پیاس میں ریت پر مر جائے۔

بلکہ تیرے اندر ایک اندرونی تحریک ہے
، جو بیرونی مایوسیوں سے کہیں زیادہ قوی ہے
اور اگرچہ تُو کمزور ہے، تو بھی تُو پیچھا کر رہا ہے۔
، اگر تُو نے اُسے ڈھونڈا اور نہ پایا
، تو بھی تو پھر اُسے ڈھونڈے گا
، یہاں تک کہ تُو اُسے پا لے
کیونکہ الہی فضل تجھے ابھارتا اور آگے بڑھاتا ہے۔

، جیسے چنگاری سورج کی طرف پرواز کرتی ہے
ویسے ہی مسیحی کی نوزائیدہ فطرت مسیح کی طرف پرواز کرتی ہے۔
، یہ فقط اُس کے بغیر غمزدہ نہیں
بلکہ بے قرار اور مستعد ہے کہ اُسے پالے۔
یہ ہر فطری قانون کو توڑ ڈالے گا
تاکہ فضل کا قانون قائم ہو۔
—نئی فطرت اُسی سرچشمے کو تلاش کرتی ہے جہاں سے وہ نکلی تھی
، وہ اُس کے دیدار کو ترستی ہے
اُس سے باتیں کرنے کو تڑپتی ہے
جس میں اُس کی تمام زندگی، قوت اور خوشی ہے۔

، کیا تُو یسوع کی اس طلب کو محسوس نہیں کرتا
اگرچہ تُو سستی، مردہ پن اور دنیا داری کی شکایت کرتا ہے؟
، کیا تیرے سینے میں ایک ایسی ان کہی تڑپ نہیں
، اُس شراکت کی جو تُو بخوبی جانتا ہے
مگر جس سے اب لذت اندوز نہیں؟

اے میرے بھائی، میں نہیں جانتا کہ تُو نے وہ شراکت کیسے کھوئی
جس کا تُو اتنا رنج کرتا ہے۔
اس کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔

میرا گمان ہے، تُو اور میں اکثر
مسیح کے ساتھ رفاقت کی شیرینی
اپنے بے ایمانی کی وجہ سے کھو دیتے ہیں۔
، ہم بے ایمانی کو ایک کمزوری سمجھتے ہیں
، گویا یہ گناہ نہیں
جبکہ سب برائیوں میں یہ سب سے بڑی ہے۔

مسیح کے نرم دل کو کیا چیز زیادہ آزرده کر سکتی ہے
بجز اُس کے بارے میں بدگمانی کے؟
جب تُو شکوہ کر رہا تھا اور سوچ رہا تھا
، کہ اُس نے تجھے فراموش کر دیا ہے
تو تُو نے فوراً وہ پاک اطمینان
اور وہ شیریں اعتماد کھو دیا
جو تجھے پہلے حاصل تھا۔

کیا تُو اس پر تعجب کرتا ہے؟
وہ تیرے ساتھ کیسے چل سکتا ہے
جب تُو اُس کے کانوں میں
اُس کی سچائی اور محبت پر شک ڈال رہا ہے؟

ایمان وہ باتھ ہے جو نجات دہندہ کو تھامتا ہے
اور اُسے جانے نہیں دیتا۔
بے ایمانی دروازہ کھولتی ہے
اور اُسے جانے کا حکم دیتی ہے۔
جب ہم اُس پر ایمان نہ رکھیں
تو وہ کیوں ہمارے ساتھ رہے؟
کیا تو اُس کے چہرے پر کہتا ہے
،کہ وہ سچا اور قابلِ بھروسا نہیں
اور پھر بھی اُس کی چھاتی پر اپنا سر رکھنا چاہتا ہے؟
کیا یہ ممکن ہے؟

،شاید، اے میرے عزیز بھائی، تو دنیا کے کاموں میں مشغول رہا ہے
اگرچہ میں اُن کو جانتا ہوں
جو کاروبار میں مصروف رہتے ہوئے بھی
مسیح کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں۔
لیکن شاید تو نے دنیا کو اپنے دل میں جگہ دی ہے۔

میں تجھے بار بار کہہ چکا ہوں
،کہ سمندر کا سارا پانی ملاح کو نہیں ڈراتا
لیکن وہ تھوڑا سا پانی
،جو جہاز کے نچلے حصے میں رس کر آتا ہے
—یعنی ایک سوراخ کا پتہ دیتا ہے
وہی اُسے ہلاک کر سکتا ہے۔

،تو چاہے سلطنت سنبھالے
تو بھی مسیح کے ساتھ رفاقت کھوئے بغیر رہ سکتا ہے؛
،مگر اگر دنیا کی بوس
اس کی چمک دمک یا خواہشات
،تیرے دل میں داخل ہو جائیں
،تو تو اُسے کھو دے گا
اگرچہ تیرے ذمے فقط ایک چھوٹا سا خاندان ہی کیوں نہ ہو۔

اپنا دل اُس کے لیے پاک رکھ
،جس سے تیری شادی ہوئی ہے
یعنی مسیح، تیرا خُداوند اور شوہر۔

یا شاید، عزیز بھائی، تو نے خلوت کی دعا میں کوتاہی کی ہے۔
اور دعا کی سستی سے بڑھ کر
اور کون سا سبب ہے
جو اُن کھڑکیوں کو بند کرتا ہے
جن سے مسیح جھانکتا ہے؟

،اگر تو گھٹنوں پر دیر تک نہ ٹھہرے
تو تو اُس کے سینے پر سر رکھنے کی توقع نہ رکھ
دعا کا مقررہ مقام تختِ فضل ہے۔

،اگر تو وہاں نہ جائے
تو کیونکر مسیح سے توقع رکھے
کہ وہ تیرے لیے دوسرا مکان مہیا کرے؟
کیا یہ واجب ہے

کہ وہ اپنی مقررہ راہوں کو تیرے غفلت آمیز رویے کے لیے بدل دے؟

پس، آے بھائی، اگر تُو شراکت کو پھر سے پانا چاہے
تو واپس اپنی خلوت گاہ میں جا
اور اپنے خُداوند خُدا سے دعا کر
اور اُس کے حضور التجا کر۔

مسیحی اور بھی بہت سی راہوں سے
—اپنی شراکت کو کھو سکتا ہے
،خصوصاً کسی معلوم گناہ میں ڈھیل دینا
،کسی بھائی کے خلاف تلخی رکھنا
،یا کینہ دل میں رکھنا
،کسی انجیل کی سچائی پر آنکھ بند کرنا
یا اپنے ضمیر کی آواز کو
،اپنی صحبت یا رفاقت کی رعایت میں دبا دینا
،دنیا سے جدا نہ ہونا
یا بے دینوں سے حد سے زیادہ میل ملاپ کرنا۔

ان سب باتوں کا ذکر کرنا کافی ہے
بغیر اس پر تفصیل سے روشنی ڈالے۔

،جب تُو شراکت سے محروم ہوتا ہے
تو اُس کی کمی کے اسباب جاننے میں کوئی تسلی نہیں ملتی؛
بلکہ تیرا دل صرف اُس کی بحالی کا مشتاق ہوتا ہے۔
مجھے بتا، میں اُسے کہاں پاؤں"
،جس سے میری جان محبت رکھتی ہے
کیونکہ میں اُس کے ساتھ اپنی شراکت کو پھر سے زندہ کرنا چاہتا ہوں

پس آؤ، اے محبوبو، گناہوں کی یاد سے دل شکستہ ہو کر
،مگر اُس یقین کے ساتھ تسلی پاؤ کہ وہ جو ہمیں پہلے قبول کر چکا
—اب بھی ہمیں قبول کرنے کو آمادہ ہے
سو ہم اُس کے حضور از سر نو آئیں۔

،جب اُس نے ہمیں قبول کیا
ہم سر تا پا ناپاک اور خبیث تھے۔
،اگر آج بھی ہم ویسے ہی ہیں
—تو بھی ہم اُسی کے حضور لوٹ چلیں
،اگرچہ حالت وہی پست ہو
مگر التجا وہی سچی ہو۔

آؤ یسوع کے پاس
،جیسے ایک دن آئے تھے
—اگرچہ تم نے سالہا سال اپنے آقا کو پہچانا ہو
:تو بھی وہی الفاظ تیرے حال پر صادق آتے ہیں

،جیسا ہوں ویسا ہی آتا ہوں"
،کوئی دلیل میرے پاس نہیں
،سوائے اِس کے کہ تیرا خون میرے لیے بہا
—اور تُو نے مجھے اپنے پاس بلایا
!"! اے خُدا کے بڑے، میں آتا ہوں

،جب ہمارا متن ہمیں اُس شراکت کی کامیاب بحالی کی طرف لے جاتا ہے
تو یہ اُس ناکام کوشش کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے
جو محبوب کو پانے کے لیے کی گئی۔

گتے ہی ہمارے درمیان ایسے ہیں
جنہوں نے سست دلی اور بے پرواہ تمنا کے ساتھ
اُس نعمت کو پانے کی خواہش کی
!جس کے لیے وہ شدت سے تڑپ سکتے تھے

رات کو میں نے اپنے بستر پر
"اُسے ڈھونڈا جس سے میری جان محبت رکھتی ہے۔
گویا اپنی سستی اور کابلی کے بستر پر وہ
اُس خوشی کا خواب دیکھتی رہی
جس سے وہ کوسوں دور تھی۔

مگر جان لے
کہ محض خواہش سے
ہمیں کبھی بھی مسیح کے ساتھ قرب کی رفاقت نہیں ملے گی۔

چاہے کبھار ہمارے رخسار شرم سے سرخ ہوں
:اور ہم پکار اٹھیں
!کاش میں مسیح کی مانند ہوتا
!اے کاش میں اُس کے قریب تر ہوتا
—میں اس پر قناعت نہیں کرتا جو جانتا ہوں
!"میں اور جاننا چاہتا ہوں

—یہ صحت کی علامت نہیں
کیا کابل کبھی بابرکت ہوا؟
جو بستر پر پڑا رہتا ہے
،اور سردی کے سبب بیچ نہیں ہوتا
اُس کی فصل کہاں ہے؟

وہ موتی کس تاجر کو ملتا ہے
،جو کہتا ہے، "ذرا اور نیند
!"ذرا اور سونا

اور کیا تُو گمان کرتا ہے
،کہ موتیوں کا وہ موتی
،وہ فضل جو تمام عالمین میں بے نظیر ہے
وہ عالی ترین نعمت جو ابدی بادشاہ
—اپنے خاصوں پر نازل فرماتا ہے
،کیا یہ، یعنی یسوع کے ساتھ گہری رفاقت
اُسے تُو کابلی اور سستی کے بستر پر لیٹے ہوئے پا لے گا؟

،اُس نے اُسے رات کے سبب نہیں پایا
کیونکہ اکثر یسوع اندھیرے میں اپنے لوگوں کو ملتا ہے۔
،جب روشنی کی کوئی کرن
،تسلی کی کوئی جھلک ہمارے احساسات پر نہیں پڑتی
،تو بھی اگر ہم پورے دل سے یسوع کو ڈھونڈیں
،خواہ اپنی نظر میں ہم اندھوں کی مانند ٹٹولتے ہوں
ہم اُسے پائیں گے، اور ہماری جان خوش ہوگی۔

اُسے رات نے نہیں،
بلکہ بستر نے
یعنی اُس کی سستی، کابلی اور بے حسی نے روک رکھا تھا۔

اُٹھ، خاک جھاڑ، اور ایمان لا

!سستی سے اجتناب کر"
!کابلی سے بھاگ جا
کہ کبھی کوئی بیکار دماغ
!"صرف بیکار خیال ہی پیدا کرتا ہے

اب اور نہ ٹھہر اُس خفیہ آزمائش میں
جو ہم سب کو گھیر لیتی ہے۔
خُداوند ہمیں لاؤدی کیہ کی کلبسیا کی نیم دلی سے بچائے
کہ مبادا وہ ہمیں اپنے منہ سے اُگل دے۔

جب اُس نے اُسے اِس طور پر ڈھونڈا
تو اُسے نہ پا سکی۔
یہ تعجب کی بات نہیں
کیونکہ تیری اپنی تجربہ گاہ تجھے سکھا چکی ہے
کہ ایسی مایوسی ہمیشہ کی روش ہے۔

اور جب بعد میں اُس نے اپنے زور بازو پر اعتماد کرتے ہوئے اُسے ڈھونڈا
تو تب بھی اُسے کامیابی نہ ملی۔
شاید میرا گمان غلط ہو
مگر میرے لیے یہ الفاظ
"اب میں اٹھوں گی"
کچھ خود اعتمادی کی بو رکھتے ہیں۔

اب میں اٹھوں گی" میں"
وہ عاجزی اور نیاز مندی نہیں
جو ان الفاظ میں ہے
!"مجھے کھینچ، تو ہم تیرے پیچھے دوڑیں گے"

یہ اعتماد سے زیادہ بھروسہ
اُس مقدس کے شایان شان معلوم ہوتا ہے
جو سرد و پڑمردہ دل کے ساتھ
اپنی ویرانی کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔

اُٹھ، میں نے کہا؟
سستی جھاڑ؟
آہ، یہ کہنا آسان
مگر کرنا دشوار ہے۔

"اُٹھ، اے میری جان"
ایک کمزور پکار ہے
بالمقابل اس دعا کے
!"اے صداقت کے سورج، طلوع کر"
یا
!"جلدی کر، اے میرے محبوب"

یا
"اے خُداوند یسوع، آ جلدی"

اے میرے بھائیو
خبردار ہو جاؤ
!کہ مسیح کو شریعتی روح میں نہ ڈھونڈو
خبردار ہو
کہ کلوری پر یوں نہ جاؤ
جیسے کوہ سینا پر جا رہے ہو۔

جب تُو مسیح کے پاس آتا ہے
—تو اپنے کسی کمال کی بنیاد پر نہیں آ سکتا
اور جب تُو اُس کے دوبارہ ظہور کا مشتاق ہو
تو اپنی کوششوں کے بل بوتے پر کچھ نہیں پا سکتا۔

پس، اُس کے بھرپور فضل کو
اپنی کمزور التجا بنا۔
تیرے لیے بہترین دعا یہی ہے

،آہ! اِس کے لیے مجھ میں کچھ زور نہیں"
"میری ساری قوت بس یہ ہے کہ تیرے قدموں میں گر پڑوں۔

پھر بھی، جب دُلمن نے ظاہری وسیلوں کے محتاط استعمال پر بھروسہ کیا
تو یوں لگا کہ گویا وہ اپنے مقصد کے حصول پر مکمل طور پر تکیہ کر بیٹھی۔
تاہم، مبادا میں اُس کے طرز عمل پر زیادہ سختی سے ملامت کرتا نظر آؤں
تو سن لو کہ میری تنقید محض اِس غرض سے ہے کہ ہم اِن ملامتوں کو
اپنی جانوں پر لاگو کریں۔

کیا تُو نہیں دیکھتا کہ وہ کتنی پُر یقین ہے
کہ اگر وہ شہر کے گلی کوچوں میں نکلے
اور پھرے داروں سے دریافت کرے
تو ضرور اُسے پالے گی؟

مگر یہ نظر آتا ہے
کہ جگہوں کی موزونیت یا لوگوں سے پوچھ گچھ کرنا
کسی خاص فائدے کا باعث نہ بنے۔
وہ اِک گلی سے گزری، پھر دوسری سے
جیسے ہم نجی دُعا کے گلی کوچے میں جائیں
جو تنگ اور کم رونق راستہ ہے
"اور اُس نے کہا، "میں اُسے یہاں پاؤں گی۔"

مگر جب وہ اُس میں سے گزر چکی
تو کہا، "وہ یہاں نہیں۔"
میرا خلوت خانہ اب وہ محل نہیں رہا
—جیسا کبھی تھا
"وہ بادشاہوں کے بادشاہ کا خلوتی ایوان نہیں رہا۔

تب اُس نے ایک کشادہ راہ دیکھی اور کہا
،"میں اِس پر چلوں گی"
جیسے ہم دعا کی مجلس میں جاتے ہیں۔
،کیا بابرکت ساعتیں میں نے وہاں نہ پائیں!" اُس نے کہا"

،"میں یقین سے کہتی ہوں کہ اُسے وہاں پاؤں گی"
مگر جب اُس نے پوری راہ کو طے کر لیا
تو کہا
،میں وہاں جاتی ہوں جہاں اور لوگ جاتے ہیں"
"مگر یسوع کو وہاں نہیں پاتی۔"

،پھر اُس نے کہا
میں اُن کھلے میدانوں میں جاؤں گی"
،جہاں خُداوند کا کلام سنایا جاتا ہے
میں بھی اُن کے ساتھ جا بیٹھوں گی
"جہاں خُدا اپنے خادموں کے ذریعے کلام کرتا ہے۔
،مگر عبادت در عبادت
—اور وعظ در وعظ
،وہ سب بادل تھے مگر بے بارش
چشمے تھے مگر بے آب۔
،دوسرے تو تازہ دم ہوئے
،مگر وہ، جو وسیلوں پر تکیہ کر رہی تھی
بے برکت واپس آئی۔

،اے بھائیو
،تم شہر کی ہر گلی کوچے کی خاک چھان سکتے ہو
بلکہ اُس سنہری سڑک تک جا سکتے ہو
،جو خُداوند کے عشائے مقدس کی رسم سے آراستہ ہے
یا تم اُس پانی کی گلی میں اتر سکتے ہو
جہاں بپتسمہ کی رسم میں
خُداوند اپنے لوگوں پر
،اپنی موت اور دفن کی تجلی کرتا ہے

،مگر جب تم یہ دونوں گلیاں پار کر چکو گے
تو اقرار کرنے پر مجبور ہو گے
،اگرچہ میں وسیلوں سے محبت رکھتا ہوں"
،مگر جب تک یسوع اُن میں مجھ پر ظاہر نہ ہو
"وہ میرے لیے باعث بیزاری ہیں۔"

کیا فرق ہے
!ہمارے وعظ میں ایک وقت اور دوسرے وقت کے درمیان
کئی بار میں شام کو خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں
اُس کلام کے لیے
—جس پر صبح میں کراہ رہا ہوتا ہوں
،جب میری روح دبی ہوئی ہوتی ہے
،زبان گنگ ہو جاتی ہے
اور میں ویسا وعظ نہیں کر سکتا
جیسا چاہتا ہوں۔

یہ ایک بڑا فضل ہے
،جب خادم کو اُس کے سامعین کے روبرو فروتنی عطا ہو
تاکہ وہ جان لیں
کہ قدرت اُس شخص میں نہیں
بلکہ اُس کے خُدا میں ہے
جس کی قوت ناقابلِ مزاحمت ہے۔

میرا اکثر یہ خوف رہتا ہے
کہ تمہاری ستائشیں
خُدا کی ناراضی کو بھڑکا دیں
اور وہ مجھ سے اپنی برکت واپس لے لے
کیونکہ تم وہ تاثیر
جو اُس کے رُوح القدس کی تھی
اُسے میری کسی قابلیت سے منسوب کر بیٹھے ہو۔

،جب میں ایک کم عمر دیہاتی نوجوان تھا
،اور توبہ کرنے والے سامنے آتے تھے
:تو تم کہتے تھے
"!دیکھو خُدا اُسے کس طرح مدد دیتا ہے"
،اب میں حسد کرتا ہوں
کہ مبادا تم یہ کہنا چھوڑ دو۔

خُدا اپنی برکت واپس لے لیتا ہے
جب ہم اُسے حمد و تمجید پیش کرنے سے باز آتے ہیں۔
اگر تم کبھی بھی
کسی کام کا سپرا
،کسی مخلوق کے سر باندھو
،یا اُس میں کسی ذاتی قوت کا دخل مانو
تو تم اپنے خُداوند کی غیرت کو جگا دو گے۔

یاد رکھو وہ سبق
جو دُلہن کو سکھایا گیا۔
وسیلے اور عبادات
وہی ہیں جو خُدا انہیں بنانا چاہے۔
خُدا کی مقرر کردہ رسمیں بھی
خالی خول ہو جاتی ہیں
جب وہ انہیں چھوڑ دیتا ہے۔

،وہ محض فریضہ بن کر رہ جاتی ہیں
نہ کہ کوئی فضل یا امتیاز۔
جب وہ چاہے
تو اپنے خادموں کے ذریعے بڑے کام کر سکتا ہے۔
اُس کا ادنیٰ خادم بھی
،داود کی مانند زبردست ہو سکتا ہے
جس نے گولیتھ کو
محض غلیل اور کنکر سے مار ڈالا تھا۔

،ہم اپنی ذات میں کچھ نہیں
وہی باتھ سب کچھ ہے
جو آلہ کو چلاتا ہے۔

اگر تُو یسوع کے پاس آنا چاہے
،یا اُسے ڈھونڈنا چاہے
،اور تیری نظر وسیلوں پر ہی ٹھہری رہے
تو تُو دوبارہ
:یہ ماتمی نعرہ لے کر لوٹے گا

”میں نے اُسے ڈھونڈا“
”پر میں نے اُسے نہ پایا۔“

یہی ہیں وہ ناکام کوششیں
جو مسیح کے ساتھ شراکت کی بحالی کے لیے کی جاتی ہیں۔

III

کامیاب کو ناکام کے برابر رکھ کر پیش کیا گیا ہے

اب ہم دُہن کو تمہارے سامنے ایک مثال کے طور پر رکھتے ہیں، جس کی پیروی کرنا تمہارے لیے بہتر ہو گا۔ غور کرو کہ اُس نے اِس رفاقت کو کتنی ثابت قدمی سے ڈھونڈا۔ وہ رات کے سناٹے میں اُٹھی—کیونکہ رفاقت کی تجدید کے لیے کوئی وقت دیر کا نہیں ہوتا—پھر بھی وہ تلاش کرتی رہی۔

گلیاں سنسان تھیں، اور ایک عورت کے لیے ایسا وقت اور ایسی جگہ بڑی عجیب تھی، لیکن وہ اپنے طلب میں اِس قدر مخلص تھی کہ ایسے حالات اُسے شرمندہ نہ کر سکے۔

پہرے داروں نے اُسے پایا، اور حیرت زدہ ہوئے—اور اُنہیں ہونا بھی چاہیے تھا—کہ وہ ایسے وقت وہاں کیسے پہنچی۔ لیکن وہ تلاش کرتی رہی، وہ رُکنے والی نہ تھی، جب تک کہ اُسے نہ پا لے۔

اے ایماندار، اگر تُو مسیح کے ساتھ رفاقت چاہتا ہے، تو تُو بھی ہر دم اُس کی تلاش میں لگا رہے۔ تیری جان کو ایک ایسی پیاس لگنی چاہیے، جو صرف ایک ہی چیز سے بجھ سکتی ہے، اور وہ مسیح ہے۔

میری تمنا ہے کہ میری جان بھی اُس بربط کی مانند ہو، جس کا ذکر اناکریون کرتا ہے—لیکن ایک بہتر مفہوم میں۔ اُس نے کہا تھا کہ اگرچہ وہ کادمس کے گیت گانا چاہتا تھا، مگر اُس کا بربط صرف محبت کے نغمے چھیڑتا تھا۔

اَہ! کاش ہم بھی صرف یسوع کی محبت کا گیت گاتے، اور صرف اُسی کا، تو پھر زیادہ دیر نہ لگتی کہ ہم اُس کی رفاقت کی مٹھاس کو پھر سے چکھتے۔

اور جیسے اُس نے یسوع کو برابر تلاش کیا، اُس نے اُن وسیلوں کو بھی ترک نہ کیا جو اُسے درست اور مفید لگے۔

اگرچہ میں نے تمہیں وسیلوں پر بھروسہ کرنے سے خبردار کیا، مگر میرا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ اُنہیں کم قیمت دوں، یا اُن سے انکار کروں۔

ہم معقول طور پر یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ خداوند خود کو اُن طریقوں کے علاوہ ظاہر کرے جنہیں اُس نے خود مقرر فرمایا ہے۔ وہ بلاشبہ اپنی نعمت سے ہمیں حیران کر سکتا ہے، مگر ہم اُس سے ایسا تقاضا کرنے کے حق دار نہیں۔

ابراہیم کے خادم نے اپنے آقا کی ہدایات کی پوری پیروی کی، اور جب اُس نے اپنے آقا کے خداوند خدا کی حمد کی، کہ اُس نے اپنے بندے پر نہ تو رحمت کو روکا اور نہ ہی سچائی کو، تو اُس نے گواہی دی: ”میں راہ میں تھا، تب خداوند نے مجھے میرے آقا کے بھائیوں کے گھر پہنچایا۔“

یہ اُسی مقررہ راہ میں ہے کہ خُدا عام طور پر اپنے بندوں سے ملاقات فرماتا ہے۔

میں اُن لوگوں سے کوئی توقع نہیں رکھتا، جو بارش کی ہلکی بوندا باندی پر بھی گھر بیٹھ رہتے ہیں، کہ وہ روحانی خوراک سے سیر ہوں گے۔ اور نہ اُن سے جو پیر کی دعا کی مجلس کو معمولی بہانوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں—اگر تم رفاقت کے اجتماعات کو ترک کرو گے، تو یہ توقع نہ رکھو کہ فضل میں بڑھو گے۔

اے وہ لوگو، جو جب بھائی اکٹھے ہو کر پُرجوش دُعا کرتے ہیں، وہاں حاضر نہیں ہوتے، تو پھر تعجب نہ کرو اگر تم، تھوما کی مانند، اُس وقت موجود نہ ہو جب یسوع ظاہر ہوتا ہے۔

جب تمہارے رفیق خوشی اور محبت سے معمور ہوں، اور تم شک اور خوف سے بھرے رہو، تو اپنے حال پر غور کرو۔

وسیلوں کو استعمال کرو—سب وسیلوں کو—میں تم سے التماس کرتا ہوں۔
،کون جانتا ہے کہ خُداوند کے کسی چھوٹے سے حکم کی تعمیل
!ہماری جانوں کے لیے کیسی بڑی اور بابرکت نعمت کا دروازہ کھول دے

یہ بڑی برکت کی بات ہے
،کہ ہم خُداوند کی شریعت میں احتیاط سے چلیں
—اور اُس کے احکام کو بڑے غور سے بجا لائیں
کہیں ایسا نہ ہو کہ
کسی بات کو نہ کرنے یا غلطی سے کرنے میں
ہم اُس غیرتمند خُدا کو رنجیدہ کر دیں
اور وہ اپنے مقرر کردہ وسیلوں کے ذریعہ
ہمیں وہ کچھ عطا نہ کرے
جو ہم حاصل کر سکتے تھے۔

لیکن اِس ساری حکایت کی سب سے بڑی خوبصورتی یہ ہے
کہ ڈلہن وسیلوں پر ہی نہیں رُکی۔

،اُس نے فصیلوں پر پہرے داروں سے سوال کیا
مگر اُس کے لیے یہ اِس سے بھی بہتر تھا
کہ پہرے داروں نے اُسے پا لیا۔

،یہ جملہ نہایت معنی خیز ہے
کیونکہ اِس میں وہ تجربہ چھپا ہے
جو ہم بار بار کرتے ہیں۔

تم جانتے ہو کہ
کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے
کہ پہرے دار تمہیں ڈھونڈ نکالتے ہیں۔
تم ایک پریشانی لے کر آتے ہو
،جسے کوئی نہیں جانتا
اور وہ پہرے دار تمہاری حالت کو پہچان لیتا ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
،جس بات کا ذکر تم راستے میں کر رہے ہوتے ہو
وہی بات وہ تم سے کہتا ہے۔
تم محسوس کرتے ہو کہ تم چھپے نہیں رہے۔
!یہ تمہیں کتنا عجیب لگتا ہے

کیا یہ باپ کی محبت کی نشانی نہیں
کہ وہ پہرے دار کو راہنمائی دیتا ہے
،کہ تمہیں تمہاری آدھی رات کی آوارگی میں پا لے
،جہاں تم خُدا کے سوا کسی کے لیے نامعلوم ہو
اور تم سمجھتے ہو کہ کوئی تمہیں پہچان نہیں پائے گا؟

،ہاں، لیکن اُس وقت بھی
مجھے اُمید ہے کہ تم جانتے ہو
کہ پہرے دار کے پاس سے گزرنا کیسا ہوتا ہے۔

اُس نے پوچھا
"کیا تم نے اُسے دیکھا جس سے میری جان محبت رکھتی ہے؟"

اُنہوں نے جواب کیوں نہ دیا؟
شاید اِس لیے کہ وہ خود اندھے تھے
اور کبھی اُسے نہ دیکھا تھا۔

افسوس! کہ کچھ پہرے داروں کو
اپنی جانوں کی نگہبانی کرنی چاہیے
بجائے دوسروں کی۔

پھر بھی،
سب سے بہتر پہرے دار بھی
یسوع کے چہرے کی مسکراہٹ کے بغیر
تسلی نہ دے سکتے۔

ہم تمہیں یہ بتا سکتے ہیں
کہ اُس کی محبت ہمیں کیسی محسوس ہوئی
کبھی کبھی جب خُداوند مدد کرتا ہے
ہم تمہیں بتا سکتے ہیں
کہ اُس کی مسکراہٹیں
اُس کے لوگوں کو کیسا محظوظ کرتی ہیں
—مگر اُس کے چہرے کی مسکراہٹ
وہ تو وہی خود عطا کرتا ہے
اور کوئی اُسے دوسرا نہیں دے سکتا۔

یہ ممکن نہیں
کہ وہ کسی اور کے ذریعے
وہ مسکراہٹ بھیجے۔

تمہیں سیدھا اُسی کے پاس جانا ہو گا۔

پھر دیکھو کہ خُدا اپنے بندوں کو کیسا عزت بخشا ہے، کیونکہ دُلہن کہتی ہے کہ "میں اُن سے تھوڑی ہی دور گئی تھی، کہ اُسے
"پا لیا، جس سے میری جان محبت رکھتی ہے۔"

تمہیں خادم سے تھوڑا سا آگے جانا پڑے گا، مگر فقط تھوڑا سا۔ خُداوند اپنے خادموں کو مدد دیتا ہے کہ وہ تمہیں رفاقت کی سرحد
تک لے آئیں۔ ہم جانتے ہیں کہ سب کچھ خُداوند ہی کا ہے، اُسی کو ہو ساری تمجید۔

تاہم، وہ یہ چاہتا ہے کہ وسیلوں کے استعمال میں یہ فاصلہ تھوڑا سا ہی رہے، کہ ظاہری کوششوں اور باطنی فیض کے ظہور کے
بیچ فقط ایک لمحہ ہو۔

"میں اُن سے تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ اُسے پا لیا، جس سے میری جان محبت رکھتی ہے۔"

اے عزیزو، بھائیو اور بہنو، یہاں تک تو میں تمہیں لے آیا ہوں۔ اب میری خواہش ہے کہ تم تھوڑا سا اور آگے بڑھو۔

کلیسیا سے پرے، اُس روٹی اور مے سے آگے جو ہمارے باہمی عشایِ ربّانی کے لیے رکھی گئی ہے—ان سب سے کچھ آگے—
کیونکہ یہ تمہاری پیاس بجھانے کے لیے کافی نہیں۔

روٹی اور مے کی ضیافت تمہاری روح کی اُس گہری تڑپ کو تسکین نہیں دے سکتی۔ تمہیں یسوع چاہیے۔

خادم تمہارے لیے کافی نہیں—تمہیں یسوع چاہیے۔ تم اِس مقام آرزو تک آ پہنچے ہو—تمہیں صرف مسیح چاہیے، اور مسیح ہی
کافی ہے۔

پھر اے پیارے بھائی، آگے بڑھو، اور اُس مقصد کے حصول کے لیے میں تمہیں بہتر کوئی راہ تجویز نہیں کر سکتا، مگر وہی
سادہ طریقہ جو پہلے تمہیں بتایا۔

اُسی کے پاس واپس جاؤ، جیسے پہلی بار گئے تھے۔ ماضی کو فراموش کر دو، سوائے اُس کے کہ اپنے گناہ کو ندامت سے یاد کرو، اور مستقبل میں اُس فضل کی اُمید رکھو، جس نے تمہیں پردیسی جان کر بھی قبول کیا۔

تم اُس کی محبت اور رحمت کو جانتے ہو جو اُس کے دل میں ہے۔ اگرچہ تم لائق نہیں، پھر بھی اپنے آپ کو اُس کے قدموں پر

—ڈال دو

اور تمہیں وہی شادی کی محبت واپس مل سکتی ہے۔

تم شک اور خوف کے پردن کو پار کر کے،
اپنے برکت یافتہ میراث کے کنعان میں داخل ہو سکتے ہو،
اور اُس کے ساتھ رفاقت کی سرشاری اور فراوانی کو پا سکتے ہو۔

اور اگر تم اُسے دیکھو، تو سنبھال لینا۔
کیونکہ وہ خود چاہتا ہے کہ اُس کو تھام لیا جائے۔
اپنی محبت کو اُس کی محبت سے لپٹا دو
کیونکہ اُس کی محبت پہلے ہی تمہیں تھامے ہوئے ہے۔

اُسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔
ناشکری کے خیالات کو چھوڑ دو
کیونکہ وہ تمہارے ہاتھوں کو اتنا بھر دیں گے
کہ تم اُسے تھام نہ سکو گے۔

کچھ دیر کے لیے سب فکروں سے خالی ہو جاؤ،
اور اب خالی ہاتھ
صرف اُس کی راستبازی اور قوت کو تھام لو۔

اور جب تمہیں وہ نعمت حاصل ہو جائے
جس کے لیے تم ترس رہے تھے
تو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں
کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو اس کی خبر دو۔

اُسے اپنی ماں کے گھر لے آؤ۔

تمہاری ماں کے گھر میں کچھ ایسے بھی ہیں
جو تھکن سے بیمار ہیں
—سوسوسوں سے گھبرا گئے ہیں
تم انہیں کہو کہ تم نے اپنے محبوب کو دیکھا ہے۔
یہ خبر اُن کے دل کو تقویت دے گی۔

انہیں وہی خوشخبری سنا دو
جس نے بوڑھے یعقوب کی آنکھوں کو
خوشی کے آنسوؤں سے بھر دیا۔

"انہیں کہو، "یسوع زندہ ہے"
"انہیں کہو کہ "یسوع اب بھی تخت پر براجمان ہے
—وہ اب بھی اپنے برگزیدوں سے محبت رکھتا ہے
اور میرا یقین ہے
کہ اُن کی افسردہ جانیں یکدم بحال ہوں گی
اور وہ بھی تمہارے ساتھ
فیض اور مرتی محبت کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔

پس، اے پیارو
اب میں تم سے زیادہ وقت نہیں لوں گا
کیونکہ ہم باقی وقت عشاۓ ربّانی کے میز پر
سکون و خاموشی کے ساتھ غور و فکر میں گزارنا چاہتے ہیں۔

میں تمہیں وہاں تک لے آیا ہوں
جہاں تک لے جا سکتا تھا۔
یقیناً ایمانداروں کو
اُس چیز کے لیے ابھارنے کی چنداں ضرورت نہیں
جو اُن کے لیے شیریں اور محبوب ہے۔

پھر بھی
میں تمہیں التماس کرتا ہوں
کہ اپنی نااہلی کے احساس کو
رکاوٹ نہ بننے دینا
—کیونکہ تم ہمیشہ سے نااہل تھے
اور مسیح نے اُسی حالت میں تم سے محبت کی۔

اور نہ ہی اپنی بے وفائی کے احساس کو
راستہ روکنے دو۔

جیسے بیوی اپنے شوہر سے دغابازی کرتی ہے
"وہ مجھ سے برگشتہ ہوئے ہو
خداوند اپنے نبی کے منہ سے فرماتا ہے۔"

پھر بھی وہ فرماتا ہے
"واپس آؤ، واپس آؤ"

میں کسی مثال کو نہیں جانتا
جو اِس سے زیادہ شدید ہو
—منہ کوئی ایسی جو اتنا تلخ ملامت رکھتی ہو
پھر بھی اُس کے باوجود
وہ اُسے واپس بلاتا ہے۔

اگرچہ تُو گنہگار ہے
اور اپنے پیار کرنے والے شوہر کے ساتھ بے وفائی کی ہے
پھر بھی وہ تجھے واپس آنے کو کہتا ہے
اور وعدہ کرتا ہے کہ تجھے قبول کرے گا۔

وہ حمد کا گیت
بھٹکے ہوئے کے لیے بھی موزوں ہے
—جیسے کہ نا ایمان کے لیے

ضمیر کے کہنے سے ٹھہر نہ جانا
"اِنہ اہلیت کے خوابوں میں کھونا"

!آہ

میرا دل غمگین ہو جاتا ہے
جب میں اُن لوگوں کے بارے میں سوچتا ہوں
جن کے لیے یہ سب فقط ایک بے معنی کہانی ہے۔

یہ سارا بیان
تم میں سے بعض کے نزدیک فقط لغو باتیں ہیں۔
ہمارا ایمان تمہیں نہالا اور سادہ لوح لگتا ہے
ہماری نظریں تمہیں خیالی اور بے بنیاد معلوم ہوتی ہیں۔

تاہم،
ایسا دیس ہے جسے تم نے کبھی نہ دیکھا
ایسی زندگی جو تم نے کبھی نہ پائی
ایسی حقیقت جو تمہاری عقل پر کبھی روشن نہ ہوئی۔

یہ سب چیزیں جو ہمارے لیے بالکل حقیقی ہیں
—تمہیں اجنبی لگتی ہیں

لیکن مجھے زیادہ تعجب
اور اُس سے بھی بڑھ کر افسوس ہے
کہ تم خدا کے بغیر
مسیح کے بغیر
اور اس دنیا میں اُمید کے بغیر ہو۔

پھر بھی ہم خوش ہیں
کہ تم ہمارے مقدس مکان میں آئے ہو
اگرچہ ہمیں یہ گمان ہے
کہ یہاں کی صورت و صدا
تمہیں ایسے اجنبی لگتی ہو گی
جیسے وہ سمندر جسے تم نے کبھی پار نہ کیا ہو۔

شاید تم پوچھنے لگو
یہ کیا ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے؟
کیا کوئی اور اور بہتر زندگی بھی ہے؟
کیا ایسے مسرتیں ہیں
جو ہم نے کبھی نہ چکھی ہوں؟
کیا ان مسیحیوں کے پاس کوئی ایسا تسلی ہے
جو ہم نہیں جانتے؟
کیا اُن کے پاس کوئی ایسی محبت ہے
جو ہم میں نہیں؟
کاش میں بھی اُسے جانتا

آہ! اے غافل، بے پرواہ گناہگار! خواہ تو اعلیٰ ذات کا ہو یا ادنیٰ، یہ جان لے کہ یسوع مسیح، خُدا کا بیٹا، صلیب پر خون بہا کر
تیرے جیسے گناہگاروں کے لیے جان دے چکا ہے۔

جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا، ہلاک نہ ہوگا، بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔
اگر تو اُس پر بھروسا کرے، تو نجات پا جائے گا۔ یہی وہ محبت ہے جس نے ہمارے دلوں کو مسخر کیا۔
آہ! کاش یہ تیرے دل کو بھی فتح کرے۔

جن باتوں کا ہم نے ذکر کیا، وہ اُسی سادہ حقیقت سے پھوٹتی ہیں کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو ہمارے لیے دے
دیا۔

اُس کی محبت کے بھید کو ہم نے جس راہ سے جانا، وہی راہ تیرے لیے بھی کھلی ہے، جیسے ہمارے لیے تھی۔
—یہی تھی وہ راہ
ہم نے اُس پر بھروسا کیا۔

ہم جانتے تھے کہ ہم اُس کے لائق نہیں
مگر ہم نے اُس پر بھروسہ کیا۔

اُس کے فضل سے
بغیر کسی تعارف یا تیاری کے
ہم اُس کے حضور آئے
اور خود کو اُس کی رحمت پر ڈال دیا۔

کاش تُو بھی یہی کرے۔
ایک گھڑی کی بھی دیر نہ کر
—کیونکہ دن اُڑتے جا رہے ہیں
سال پر لگا کر گزر رہے ہیں۔

—تیری قبر قریب ہے
چند ہی دنوں میں ہو سکتا ہے
تجھے وہاں لٹا دیا جائے۔

فوراً اُس کی طرف دوڑ
جو تجھ سے فرماتا ہے کہ اُس پر توکل کر۔

خُدا تیری مدد کرے
کہ تُو یہ کرے
ایسوع مسیح کی خاطر
آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن
پطرس 1-2

آیات 1-2:

پس ہر قسم کی بدخواہی، اور ہر طرح کا فریب، اور ریاکاری، اور حسد، اور ہر بدگوئی کو ترک کرو۔
اور نومولود بچوں کی مانند، کلام کی خالص دودھ کی آرزو رکھو، تاکہ اُس کے وسیلہ سے ترقی پاؤ۔

کیا ہم نے ہمیشہ یہ بیان نہ کیا ہے کہ ہمارا ایمان، اگر واقعی ہے، تو ضرور عملی بھی ہے؟ دیکھو، ایک بار پھر، ہمیں خُدا کے
کلام کی ہدایتیں دی گئی ہیں۔
ہمیں بتایا گیا ہے کہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں ہمیں ترک کرنا ہے—گویا وہ ہماری فطرت کا حصہ ہیں، اور اسی سبب سے
لازم ہے کہ ہم انہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیں۔

بدخواہی—"ہم سب فطرتاً ہی بدی کے بدلے بدی کرنے کو مائل ہوتے ہیں"
مگر ایماندار کو ایسا نہ کرنا چاہیے۔

—فریب—"ہر طرح کی مکاری اور چالاکی"
یہ مسیحی کی شان کے لائق نہیں۔

—ریاکاری—"ایسا ظاہر کرنا کہ ہم وہ ہیں جو درحقیقت نہیں ہیں"
ہر قسم کی ظاہرداری کو ہمیں ترک کرنا ہے۔

— "حسد"

کسی کے مال و دولت پر
کسی کی صحت پر
—یا کسی کی قابلیت پر حسد کرنا

یہ سب ہمیں چھوڑ دینا ہے۔
ایماندار کو "ہر حسد" سے خالی ہونا چاہیے۔

— "بدگوئی"

، کتنا افسوسناک ہے کہ بعض وہ بھی جو بظاہر نیک ہیں
اپنے بھائیوں کی برائی بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔
، چاہے تم خود اس بات کا موجد نہ بھی ہو
، مگر اسے آگے نہ بڑھاؤ
کیونکہ یہاں ہمیں "ہر بدگوئی" کو چھوڑنے کا حکم ہے۔

— لیکن یسوع مسیح کا دین محض نفی پر قائم نہیں
، ہمیں فقط کچھ ترک کرنے کو نہیں کہا گیا
بلکہ کچھ اپنانے کو بھی فرمایا گیا ہے۔

، چونکہ ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں
ہمیں نومولود بچوں کی مانند
، خدا کے کلام کے خالص دودھ کی آرزو رکھنی ہے
تاکہ ہم روحانی ترقی پائیں۔

— صرف زندہ رہنا کافی نہیں
ہمیں بڑھنے کی تمنا کرنی چاہیے۔
، نجات عظیم نعمت ہے
— مگر فقط نجات پر قناعت نہ کرو
روح کے پھلوں اور خدا کے کاموں کی جستجو رکھو۔

:آیت 3

اگر تم نے چکھا ہے کہ خداوند مہربان ہے۔

کیا تم نے یہ چکھا ہے؟
، آہ! اپنے آپ کو جانچو
، اور اگر چکھا ہے
تو پھر بدی کو چھوڑ کر نیکی کی پیاس اپنے اندر پیدا کرو۔

:آیات 4-5

، اُس کے پاس آؤ، جو زندہ پتھر ہے
، اگرچہ آدمیوں سے رد کیا گیا
پر خدا کے نزدیک برگزیدہ اور بیش قیمت ہے۔

، اور تم بھی، زندہ پتھروں کی مانند
، روحانی گھر بنائے جاتے ہو
، مقدس کہانت، تاکہ روحانی قربانیاں گزراؤ
جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کو مقبول ہیں۔

، ایمانداروں میں کہانت محض چند اشخاص کا امتیاز نہیں
بلکہ تمام ایمانداروں کی میراث ہے۔

، جتنے نجات دہندہ سے محبت رکھتے ہیں
— وہ خدا کے حضور کابن اور بادشاہ ہیں
اور اپنی تمام زندگی کو
اسی مقدس خدمت کا ایک تسلسل سمجھنا چاہیے۔

،جب ہم کہتے ہیں کہ کوئی ایک جگہ دوسری سے زیادہ مقدس نہیں
،تو ہم کسی مقام کی بے حرمتی نہیں کرتے
بلکہ ہر جگہ کو مقدس جانتے ہیں۔

،ہم ہر دن کو مقدس مانتے ہیں
،ہر گھنٹے کو پاک
ہر مقام اور ہر پیشے کو مقدس
اگر وہ کسی پاک دل کے شخص کے ذریعے انجام پائے۔

اور ہمیں ایسی زندگی گزارنی چاہیے
کہ ہر لمحہ ہم اس مقدس کہانت کو بجا لائیں۔

:آیات 6-8

،اسی سبب کلام مقدس میں بھی مرقوم ہے
دیکھو، میں صیون میں ایک کونہ کا پتھر رکھتا ہوں، برگزیدہ، بیش قیمت؛"
"اور جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا، شرمندہ نہ ہوگا۔

پس جو ایمان رکھتے ہیں، اُن کے لیے وہ بیش قیمت ہے؛
لیکن جو نافرمان ہیں، اُن کے لیے
،وہی پتھر جو معماروں نے رد کیا"
"کونے کا سرتاج پتھر بن گیا۔
،اور وہ ٹھوکر کا پتھر اور ٹھنڈک کا چٹان بن گیا
،یعنی اُن کے لیے جو کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں
—کیونکہ وہ نافرمان ہیں
اور اسی کے لیے مقرر بھی کیے گئے تھے۔

،ایسوں کے بارے میں ہم فقط اگسٹین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں
"اِہ! وہ گہرائی"

اور اس بھید کو اُس روز کے لیے چھوڑ دیں
جب خُدا خود ہمیں سب کچھ آشکار کرے گا۔

:آیات 9-10

،لیکن تم ایک برگزیدہ نسل ہو
،بادشاہی کہانت
،مقدس امت
،ایسا قوم کہ خُدا نے خاص اپنی ملکیت کے لیے رکھی
تاکہ اُس کے فضلوں کو ظاہر کرو
جس نے تمہیں تاریکی سے بلا کر
اپنی عجیب روشنی میں داخل کیا۔

،تم جو پہلے قوم نہ تھے
اب خُدا کی قوم ہو؛
،جو پہلے رحم سے محروم تھے
اب رحم پا چکے ہو۔

کتنی مبارک بات ہے کہ ہم اُس گڑھے کو یاد کریں
!جس سے ہم نکالے گئے تھے
اگر آج خُدا کے بادشاہی فضل نے ہمیں
،بادشاہی کابن بنا دیا ہے

تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے
کہ پہلے ہم قوم نہ تھے
"لیکن اب خدا کی قوم ہیں؟"
جو رحم سے محروم تھے
"اب رحم پا چکے ہیں۔"

جی ہاں،
میرا خیال ہے کہ شکرگزاری کا سب سے مفید عمل یہی ہے
کہ ہم وہ وقت یاد کریں
جب خدا نے اپنے پیار کے ہاتھ سے ہمیں چھو لیا تھا۔

اگرچہ ہم میں سے سب نے
ظاہری زندگی میں گناہ کی انتہا تک نہیں دوڑا
مگر کچھ نے ضرور کیا۔
اور باقی جو ظاہری گناہوں سے بچے رہے
اُن کے اندر بھی فساد کا گڑھا تھا۔

اور جب رُوح القدس نے ہمیں گناہ کے لیے قائل کیا
تو ہم سچ کہہ سکتے تھے
رحم کی گہرائیاں، کیا میرے لیے بھی ہو سکتی ہیں؟
"کیا اب بھی میرے لیے رحم باقی ہے؟"

اور جب ہم نے رحم پا لیا
تو ہم کبھی باز نہ آئیں گے
کہ خدا کے نام کو برکت دیں۔

آیات 11-14:

اے پیارے غریب پردیسیو
میں تم سے التماس کرتا ہوں
کہ جسمانی خواہشوں سے باز رہو
جو جان کے خلاف لڑتی ہیں۔

تمہاری چال چلن غیروں کے درمیان نیک ہو
تاکہ وہ جب تمہیں بدکار کہہ کر بدنام کریں
تو تمہارے نیک اعمال کو دیکھ کر
یعنی انہیں آنکھوں سے دیکھ کر
خدا کا جلال کریں
جس دن وہ اُن پر نظر کرے۔

خداوند کی خاطر ہر انسانی انتظام کے تابع رہو
چاہے بادشاہ کی مانند اعلیٰ حاکم ہو
یا حاکموں کو
جو اُس کے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں
بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی تعریف کے لیے۔

مسیحی کو اچھا شہری ہونا چاہیے۔
اگرچہ وہ ایک لحاظ سے
اس دنیا کے شہری نہیں
مگر جہاں وہ پائے جائیں
وہ اپنے پڑوسیوں کی بھلائی چاہیں
اور نظم و ضبط کی مثال بنیں۔

آیات 15-17:

کیونکہ یہی خُدا کی مرضی ہے
کہ تم اپنے نیک چال چلن سے
نادان آدمیوں کی نادانی کو بند کر دو۔

آزادی رکھنے والوں کی مانند زندگی گزارو
پر آزادی کو بدی کی آڑ نہ بناؤ
بلکہ خُدا کے بندوں کی مانند۔

سب انسانوں کی عزت کرو۔
بھائی چارہ سے محبت رکھو۔
خُدا کا خوف رکھو۔
بادشاہ کی عزت کرو۔

اگر وہ بھکاری بھی ہو
تو بھی وہ انسان ہے۔ اُس کی عزت کرو۔
ہر انسان میں خُدا کی صورت ہے
اگرچہ مسخ شدہ اور ناپاک ہو
اور کیونکہ وہ انسان ہے
اُسے عزت دو
اُس پر رحم کرو۔
اُسے کبھی حقارت سے نہ دیکھو
بلکہ ہمیشہ یہ یقین رکھو
کہ اُس گندگی کے ڈھیر میں بھی
ایک لافانی جنگاری موجود ہے۔

اگر وہ آدمی فقر و فاقہ اور بدکاری کی انتہا میں بھی ہو
تو بھی "سب انسانوں کی عزت کرو۔
بھائی چارہ سے محبت رکھو۔
خُدا کا خوف رکھو۔
بادشاہ کی عزت کرو۔"

یہی آیت کہتی ہے
"بادشاہ کی عزت کرو"
تو وہ یہ بھی کہتی ہے
"سب انسانوں کی عزت کرو"
اس لیے اگرچہ ہم مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہیں
تو بھی انسان، انسان ہی ہے
اور ہمیں "سب انسانوں کی عزت کرنی" چاہیے۔

آیات 18-20:

اے خادموں
اپنے آقاؤں کے تابع رہو
تمام خوف کے ساتھ؛
نہ صرف نیکوں اور نرم خو لوگوں کے
بلکہ سخت مزاجوں کے بھی۔

کیونکہ یہ خُدا کے حضور قابلِ تعریف ہے
اگر کوئی خُدا کے خوف کے باعث
دُکھ سہے اور ناحق اذیت برداشت کرے۔

کیونکہ اگر تم اپنی خطاؤں کی سزا پاؤ
اور صبر کرو
تو اس میں کون سا فخر ہے؟

لیکن اگر تم نیکی کرو
اور اُس کے سبب سے ڈکھ سہے
اور صبر کرو
تو یہ خُدا کے نزدیک مقبول ہے۔

میں نے بعض ایسے بھی دیکھے ہیں
جو یہ نہ کر سکے؛
اگر اُن سے ہلکی سی بات بھی کی جائے
تو فوراً خفا ہو جاتے ہیں۔

لیکن اگر تم نیکی کرتے ہو
اور صبر سے ڈکھ اٹھاتے ہو
"تو یہ خُدا کے نزدیک مقبول ہے۔"

—یہ وہ چیز ہے جو انسانی فطرت سے ماورا ہے
اب فضل جلوہ گر ہوتا ہے۔
"یہ خُدا کے نزدیک مقبول ہے۔"

آیت 21:

—کیونکہ تم اسی کے لیے بلائے گئے ہو
دیکھو،
تمہیں ناحق ملامت سہنے کے لیے بلایا گیا۔

23-21:

کیونکہ تم اسی کے لیے بلائے گئے ہو؛
اس لیے کہ مسیح نے بھی تمہارے لیے ڈکھ اٹھایا
اور تمہارے لیے ایک نمونہ چھوڑا
تاکہ تم اُس کے نقش قدم پر چلو۔

جس نے گناہ نہ کیا
اور نہ اُس کے منہ میں فریب پایا گیا۔
جس نے گالیاں کھا کر گالی نہ دی
اور ڈکھ سہہ کر دھمکی نہ دی
بلکہ اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیا
جو راستی سے انصاف کرتا ہے۔

یہی ہے وہ صبر و تحمل کی صورت
جو اُس نے اپنے لوگوں کے لیے قائم کی۔

25-24:

جس نے آپ ہی اپنے بدن میں ہمارے گناہوں کو صلیب پر اُٹھا لیا
تاکہ ہم گناہ کے اعتبار سے مر کر
—راستبازی کے لیے زندگی گزاریں
جس کے مار کھانے سے تم شفا یاب ہوئے۔

کیونکہ تم بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے تھے
مگر اب اپنے جانوں کے چرواہے اور نگہبان کے پاس پھر آئے ہو۔

